اردو ترجمہ

حق الیقین

جلد اوّل

مصنّفہ

علامہ سیّد محمد باقر مجلسی علیہ الرحمۃ

مترجمہ

جناب سیّد بشارت حسین صاحب

ناشر

مجلسِ علمیِ اسلامی
(پاکستان)

عنوان	صفحہ
ساتویں بحث ۔ خدا کسی چیز سے متحد نہیں ہوتا	۲۱
آٹھویں بحث ۔ خدا کا قدیم ہونے میں کوئی شریک نہیں	"
تیسرا باب ۔ وہ صفتیں جو خدا کے افعال سے متعلق ہیں ۔	۲۲
پہلی بحث ۔ افعال کی اچھائی اور برائی عقلی ہے	"
دوسری بحث ۔ خدا سے فعل قبیح محال ہے ۔	"
تیسری بحث ۔ خدا کسی کو اسکی طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتا	۲۳
چوتھا باب ۔ بیان نبوت	۲۵
پہلا مقصد ۔ خدا پر پیغمبروں کی بعثت عقلاً واجب ہے ۔	"
دوسرا مقصد ۔ پیغمبروں کے پیغمبری کی دلیل اُنکے معجزات ہیں ۔	۲۶
تیسرا مقصد ۔ پیغمبر کو تمام اُمت سے افضل ہونا چاہیئے ۔	۲۷
چوتھا مقصد ۔ انبیا و ائمہ کا تمام فرشتوں سے افضل ہونا ۔	۲۸
پانچواں مقصد ۔ حضرت محمد مصطفےٰ کی نبوت کی حقیقت کا بیان اور اسکی دلیلیں اور معجزات ۔ معجزۂ قرآن اور اسکی فصاحت و بلاغت	۲۹
آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے تمام معجزات کا مجملاً تذکرہ	۳۳
آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے بعض دوسرے معجزات اور اُنکی چند قسمیں ہیں	۳۵
پانچواں باب ۔ امامت کا بیان	۴۴
پہلا مقصد ۔ نصب امام کا واجب ہونا	"
دوسرا مقصد ۔ شرائط امامت کا بیان	۴۸
تیسرا مقصد ۔ امام کے صفات و خصائص	۵۰
چوتھا مقصد ۔ امام کے پہچاننے کے طریقے	۵۶
پانچواں مقصد ۔ بعض آیتیں جو امیر المومنینؑ کی امامت و فضیلت پر دلالت کرتی ہیں ۔	۵۹
چھٹا مقصد ۔ جناب امیرؑ کی امامت و خلافت پر دونوں فرقوں کی متواتر حدیثیں	۱۰۷
پہلی فصل ۔ حدیث غدیر خم کا بیان	۱۰۸

15

کرنے کی پوری کر دی کیونکہ عبدالرحمٰن سعد کا چچازاد بھائی ہے اور عثمان عبدالرحمٰن کے داماد ہیں اور یہ تینوں اشخاص ایک دوسرے کے خلاف نہیں ہو سکتے۔ آخر میں یہ کہ طلحہ و زبیر میرے ساتھ ہوں۔ چونکہ عبدالرحمٰن دوسری طرف ہوں گے تو چاہیئے کہ میں قتل ہو جاؤں یا ان تینوں میں سے کسی کی بیعت کروں اور آخر روزِ شوریٰ ایسا ہی ہوا اس کے بعد جبکہ جنابِ امیرؑ نے اپنے تمام فضائل و مناقب ان کو گنوائے اور سب نے تصدیق کی۔ اس کے باوجود عبدالرحمٰن نے حضرت امیرالمومنینؑ سے کہا کہ میں آپ کی بیعت اس شرط سے کرتا ہوں کہ کتابِ خدا سُنّت رسولؐ اور ابوبکر و عمر کی سیرت پر آپ عمل کریں گے۔ حضرتؑ نے فرمایا کہ میں کتابِ خدا و سنتِ رسولِ خداؐ پر عمل کروں گا۔ سیرت شیخین پر نہیں کروں گا اور یہ بات اس لیے کہی کہ وہ جانتے تھے کہ جنابِ امیر علیہ السلام ان کی سیرت پر عمل کرنا منظور نہیں کریں گے۔ پھر یہی بات عثمان سے کہی اور انھوں نے قبول کر لیا تو عبدالرحمٰن اور سعد دونوں نے عثمان کی بیعت کر لی اور لوگوں نے بھی جبراً بیعت کی۔ اس طرح خلیفۂ سوم ان کو مانتے ہیں۔ جب عثمان کے مظالم اور بدعتیں حد سے گزر گئیں تو صحابہ نے اتفاق کیا اور ان کو قتل کر دیا اور خلیفۂ برحق امیرالمومنینؑ سے بیعت کی۔ لہٰذا ان حضرت کو خلیفۂ چہارم جانتے ہیں اور بعض منافقوں نے خلفائے عباسی کی خوشامد میں اختراع کیا ہے کہ جنابِ رسولِ خداؐ کے بعد آپ کے چچا عباس نے دعوائے خلافت کیا اور وہ خلیفہ ہیں اور اس قول کا باطل ہونا بخوبی ظاہر ہے۔ اور اس کے قائل لوگ سب ختم ہو گئے۔ کوئی باقی نہیں ہے۔ اور جنابِ امیرؑ کی خلافت ثابت ہونے سے بھی اس قول کا باطل ہونا ظاہر ہے۔

پانچواں مقصد ۔ بعض ان آیتوں کا بیان جو امیرالمومنینؑ کی امامت و فضیلت پر دلالت کرتی ہیں۔ (اول) آیۂ ولایت ہدایہ اِنَّمَا وَلِیُّکُمُ اللّٰہُ وَرَسُولُہٗ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوا الَّذِیْنَ یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوۃَ وَیُؤْتُوْنَ الزَّکٰوۃَ وَھُمْ رٰکِعُوْنَ یعنی تمہارے حاکم تو بس خدا و رسول ہیں اور وہ ایمان والے جو نماز کو قائم کرتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں اس حال میں جبکہ رکوع میں ہوتے ہیں۔ عامہ و خاصہ نے اس پر اتفاق کیا ہے کہ یہ آیت انھی حضرتؑ کی شان میں نازل ہوئی ہے۔ جامع الاصول میں صحیح نسائی کے حوالے سے عبداللہ بن سلام سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں کہ میں جنابِ رسولِ خداؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ چونکہ ہم نے خدا و رسولؐ کی تصدیق کی ہے۔ لوگ ہم سے کنارہ کش ہو گئے اور ہم سے دشمنی کرتے ہیں اور قسم کھائی ہے کہ ہم سے بات نہ کریں گے اسی وقت خدا نے یہ آیت نازل کی۔ بلالؓ نے نمازِ ظہر کے لیے اذان دی۔ لوگ اُٹھے اور نماز میں مشغول ہو گئے۔ بعض سجدہ میں بعض رکوع میں تھے اور بعض مسواک کر رہے تھے۔ ناگاہ ایک سائل نے سوال کیا۔ امیرالمومنینؑ نے رکوع میں اپنی انگوٹھی اس کو دی اور سائل نے رسولِ خداؐ